موبائل کھلونا نہیں



حبیب سیفی

مصور: اتل شریواستو وردھن

موبائل کھلونا نہیں

حبیب سیفی



مصور: اتل شریواستو وردھن

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

8 تا 12 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

نئی نسل کی ذہنی نشوونما اور ان کے خوابوں کو پرواز عطا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ادب اطفال کی تخلیق و تشکیل کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے نئے اشاعتی مشن اور وژن کے تحت 18 تا 20 ستمبر 2024 ادب اطفال ورکشاپ کا انعقاد کیا تھا، جس میں بچوں کی نفسیات و ترجیحات کا خیال رکھتے ہوئے معتبر تخلیق کاروں کے تعاون سے دلچسپ اور معلومات افزا تخلیقی مواد تیار کیا گیا۔ یہ کتاب اسی ورکشاپ سیریز کی ایک کڑی ہے۔



ڈاکٹر شمس اقبال
ڈائرکٹر

ISBN 978-93-49533-59-2

پہلا ایڈیشن: 2025

تعداد: 1100

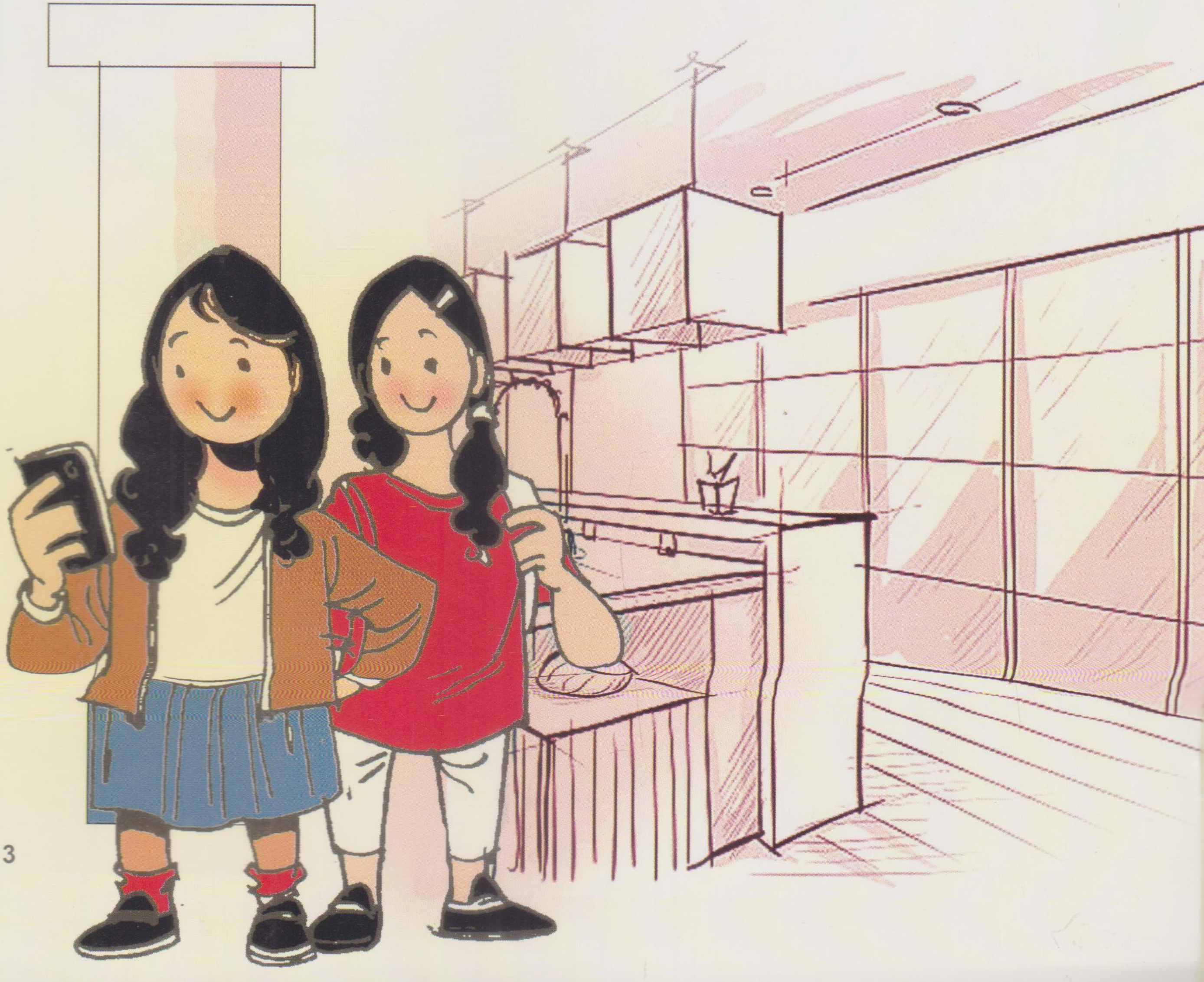
MOBILE KHILONA NAHI
by Habib Saifi

قیمت: -/30 روپے

سلسلہ مطبوعات: 2164

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025
فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک۔ 8، آر۔ کے۔ پورم، نئی دہلی۔ 110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای۔ میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای۔ میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: سلاسار امیجنگ سسٹمس، A-97، سیکٹر 58، نوئیڈا-201301، یوپی

رینااور پریتی نویں جماعت میں پڑھنے والی دوطالبہ تھیں۔ پریتی پڑھائی میں ہوشیاراور سوشل میڈیا سے بہت دور تھی، مگر رینااس کے برعکس سوشل میڈیامیں زیادہ دھیان دیتی، موبائل کی اسکرین پر کیا کچھ نیا کس وقت آنے والا ہے یا آیا ہوگااس کی خبر بھی اسے بے چین کیے رہتی تھی۔ جب دیکھوموبائل کی نوٹیفکیشن پراس کی آنکھیں اور کان لگے رہتے۔آن لائن کلاسز کے بہانے ملاٹیب اوراس کے بعد





اسکرین ٹچ ملا، گھر کا موبائل زیادہ تر اوقات میں اس کے پاس ہی رہتا۔ موبائل میں ہر دم کھوئی رہنے والی رینا کلاس میں ٹیچرس جو بھی بتلاتیں وہ اسے غور سے نہیں سنتی اور نہ کبھی ٹیچر کی کسی بات کو اہمیت دیتی، پڑھائی سے جان چراتی اور ہوم ورک سے بھی پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔

رینا کا موبائل سے چپکے رہنا اس کے گھر والوں کو بھی اچھا نہیں لگتا تھا، مگر بے جا لاڈ پیار کی وجہ سے اس کی ماں اسے سختی سے منع نہیں کرتی تھیں۔ رینا کے پاپا بھی رینا سے کچھ زیادہ ہی پیار کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رینا کے جنم کے ساتھ ہی رینا کے پاپا کی پرائیویٹ نوکری لگی تھی اور ان کے گھر خوش حالی آئی تھی، اس لیے رینا کو بھاگیہ وان (خوش نصیب) سمجھتے تھے۔ رینا کے ممی پاپا نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بیٹی اداس رہے یا کسی بات سے مایوس ہو جائے۔

رینا اور پریتی آپس میں سہیلیاں تھیں اسی لیے ایک دوسرے کے گھر ان کا آنا جانا بھی لگا رہتا تھا۔ رینا اینڈ ورائٹ مہنگا موبائل فون رکھ کر اپنی شیخی بھگارتی، اسٹائل جھاڑتی، پریتی کے ساتھ ساتھ کالونی کے دوسرے بچوں کو اکڑ دکھاتی، گھڑی گھڑی موبائل ہاتھ میں

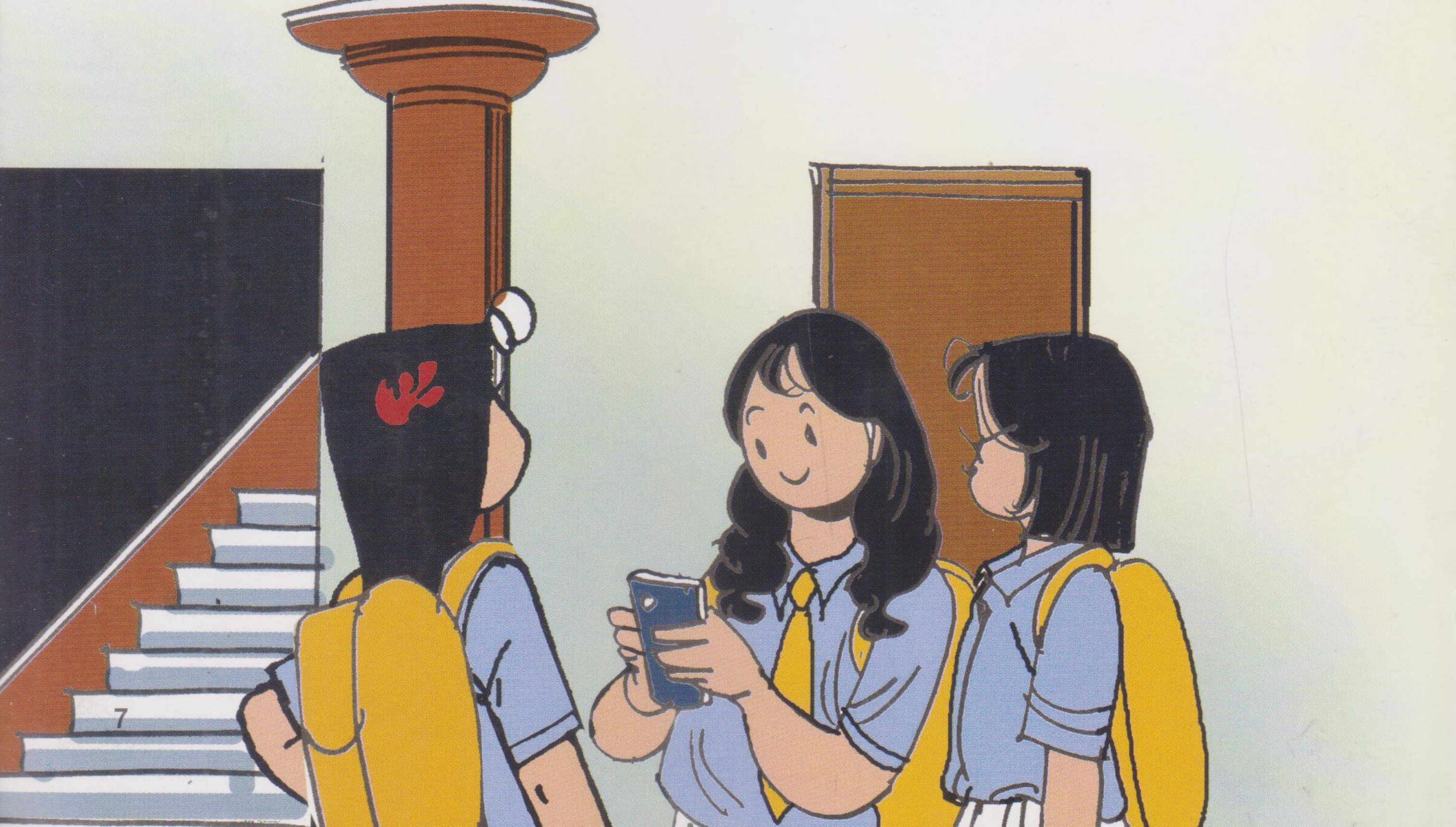


لیتی اور اسی میں ڈوبی رہتی۔ رینا کے انٹرنیٹ پر ایکٹیو رہنے کی وجہ سے ہی اکثر و بیشتر پریتی کو کافی مدد پڑھنے میں ملتی تھی، کیونکہ رینا سہیلی ہونے کے ناتے پریتی کے کہنے سے اسے نویں کلاس کے نوٹس وغیرہ کے لنکس بھیجا کرتی تھی، دونوں نے نویں کلاس پاس کی، یہ دوسری بات



ہے کہ نمبروں کی بنیاد پر پاس ہوئی دونوں سہیلیوں کی پوزیشن میں کافی فرق تھا، خیر سے اب دسویں کلاس میں پڑھنے جانے لگ گئی تھیں، افسوس اسکول کے کام میں رینا اب بھی دلچسپی نہیں لیتی تھی۔

ایک روز رینا اور پریتی اسکول لنچ کے بعد باتوں میں مشغول تھیں، ادھر ادھر کی باتوں کے درمیان اچانک رینا نے اپنے ساتھ

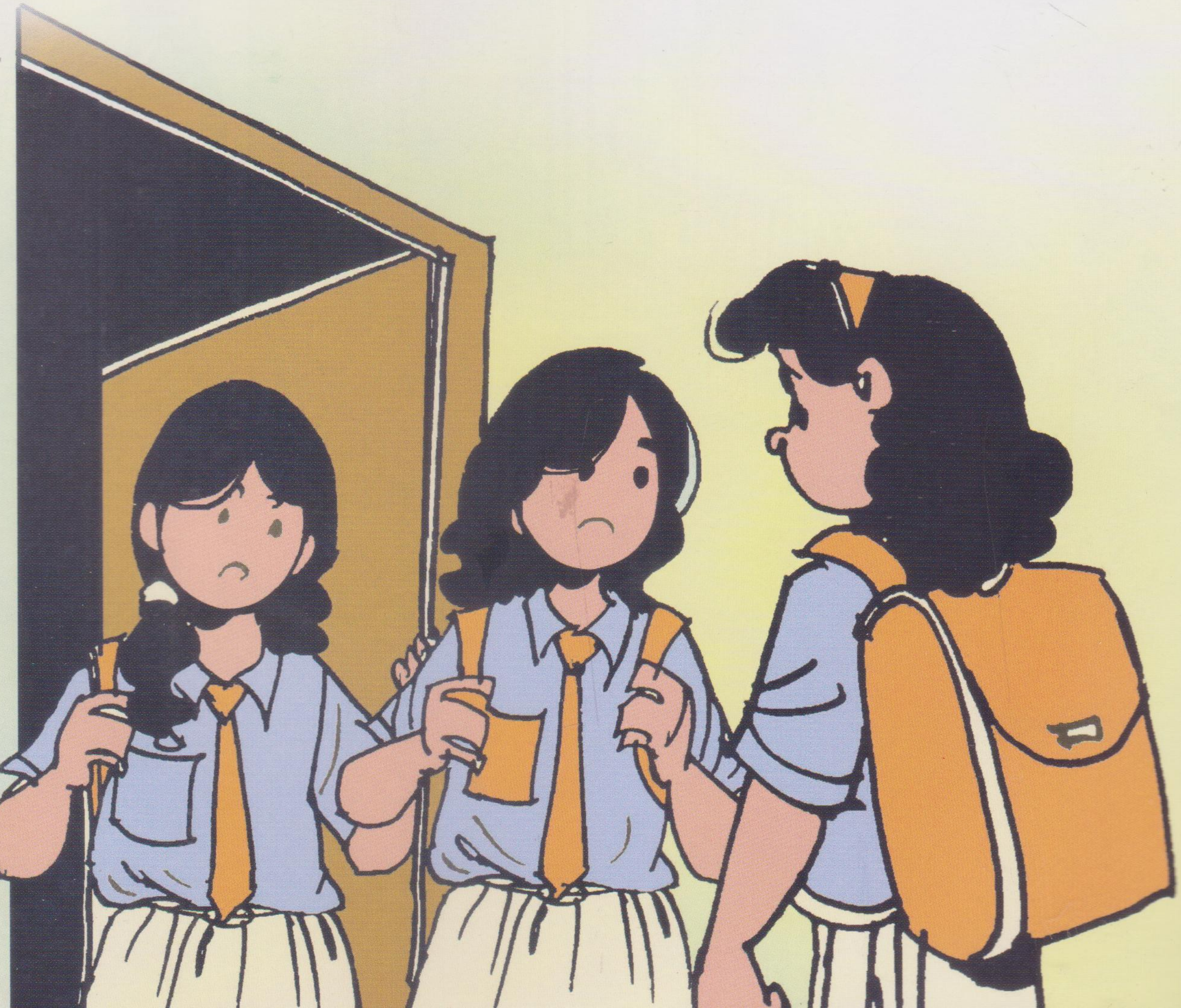




ہوئے گذشتہ روز کے واقعہ کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ میرے موبائل پر کل ایک نوٹیفکیشن آئی، جس میں میرے آدھار کارڈ کا نمبر اور کچھ ضروری معلومات دینے کے لیے لکھا گیا تھا۔ جس کے بھیجنے کے بعد بتایا گیا تھا کہ تمھیں انعام دیا جائے گا، جس میں، دلکش موبائل، لیپ ٹاپ (Laptop) آئی پیڈ وغیرہ کی آفر تھی۔ اس نمبر پر تمام اہم معلومات میں نے بھیج دی تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا موبائل کچھ ہی

منٹوں میں ہیک (Hack) کرلیا گیا۔ کیونکہ موبائل میں عام طور پر تمام اہم ضروری چیزوں کے متعلق جانکاری سیو ہوتی ہے، گھریلو فوٹو وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔

انہی کا فائدہ اٹھا کر ہیکرس نے مجھ سے کچھ پیسوں کی ڈیمانڈ کی۔ پریتی نے رینا کی زبانی یہ سب سن کر افسوس ظاہر کیا اور بولی یار یہ





تو تیرے ساتھ بہت برا ہوا۔ پھر رینا بولی تجھے کیا بتاؤں یار ہیکرس میرے منع کرنے پر نہیں مانے، گھر سے چوری چھپے پیسے لا کے آن لائن ٹرانسیکشن (ONLINE TRANSACTION) کے ذریعے ہیکرس کو پہنچائے اور اپنی جان چھڑائی۔ اس وقت یہ معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا

ہے۔ پریتی رینا سے واقعہ سننے کے بعد پولیس اسٹیشن میں شکایت (Complaint) کرنے کی ضد کرتی ہے، رینا پریتی کی بات نہیں مانتی اور دونوں کے مابین توتو، میں میں ہوجاتی ہے۔ پریتی متوسط (مڈل کلاس) گھر کی لڑکی ضرور تھی، مگراس کی پرورش وتربیت میں اس کی بیدار اور تعلیم یافتہ ماں کا غیر معمولی رول تھا۔ جس سے وہ ہوشیار ہونے کے ساتھ ساتھ ذہنی صلاحیت میں بھی رینا سے





بہت آگے کی لڑکی تھی۔ فرصت میں کوئی کتاب پڑھتی یا اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی، اس نے اپنی ماں کی زبانی سنا تھا کہ کتابیں اندھیرے مٹاتی ہیں۔ وہ روشنی ملتی ہے جس سے انسانیت کا بھلا ہوتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے بہی خواہ ہمدرد بنتے ہیں، تفریق مٹتی ہے۔ کتابوں کی روشنی سے ایک دوسرے کے مذاہب کا احترام کرنے والے بنتے ہیں، مساوات کا سبق ملتا ہے۔ ویسے بھی کتابوں سے دوستی کی ہمارے سامنے بہت سی مثالیں ہیں، مثال کے طور پر بچپن سے کتاب پڑھنے کا شوق رکھنے والے عظیم مجاہد آزادی لوک مانیہ بال گنگا دھر تلک سال 1914 میں جب جیل سے رہا ہوئے تو ان کے ساتھ ان کی چار سو (400) کتابیں تھیں، جو مختلف الماریوں میں رکھی تھیں، رنگون سے واپسی پر لوک مانیہ بال گنگا دھر تلک ایس ایس مایو نامی جہاز سے اپنے وطن ساتھ لائے۔

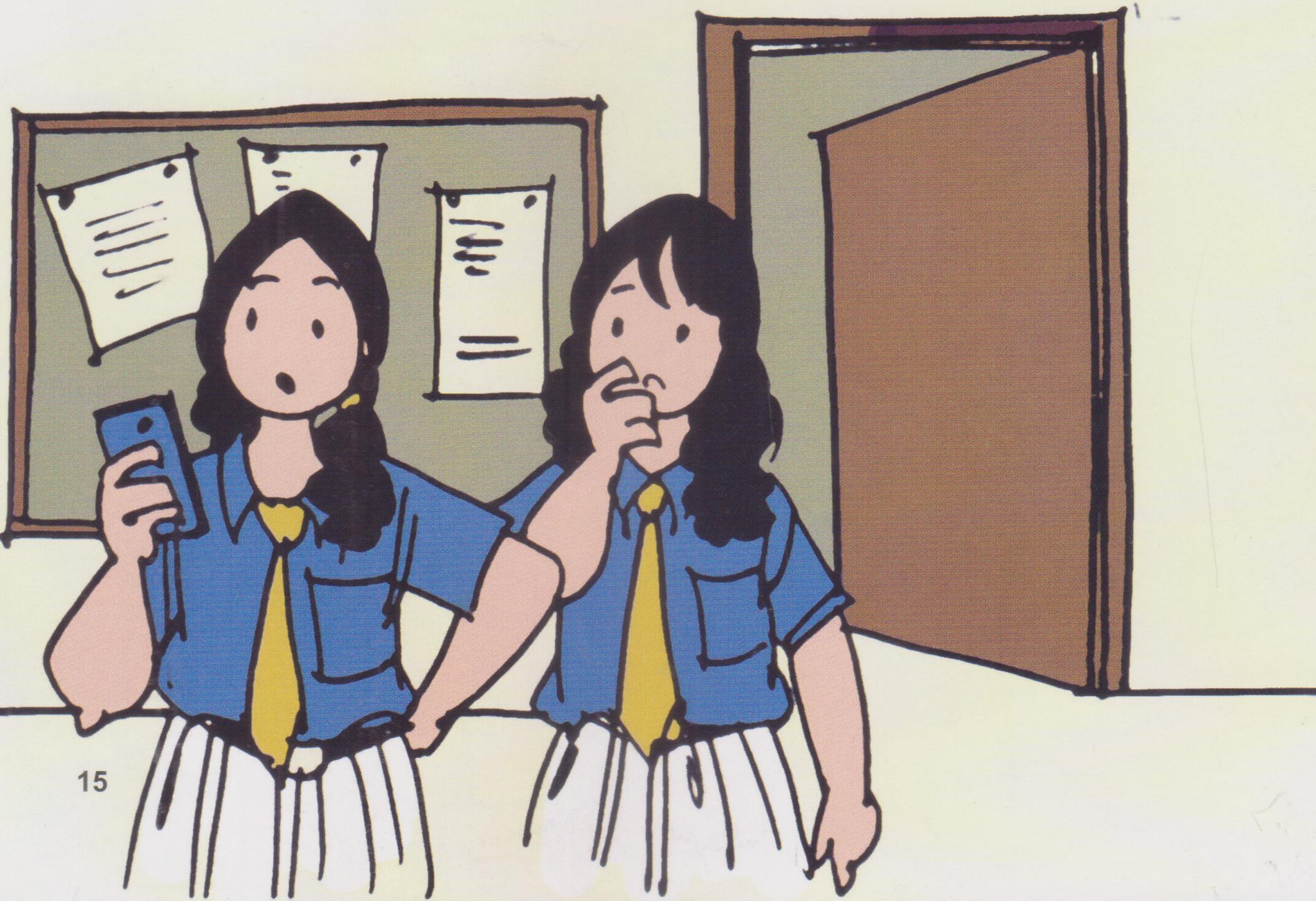
کتابوں سے ملی روشنی اور ماں کی تربیت سے پریتی اتنی ہوشیار ہو چکی تھی کہ وہ یہ سمجھ چکی تھی کہ ہیکرس دوبارہ بلیک میل کر سکتا ہے۔ اور اتفاق سے پریتی کا شک یقین میں بدل ہی گیا۔ کچھ دن گزر جانے کے بعد رینا کے موبائل پر فوٹو کے ساتھ چھیڑ چھاڑ، (ایڈٹ) کر کے بھیجے گئے اور میسج میں لکھا کہ اگر بتائے گئے وقت پر آن لائن ٹرانسجیکشن (ONLINE TRANSACTION) کے ذریعے پیسوں کی ڈیمانڈ پوری نہیں کی گئی تو انٹرنیٹ کے ذریعے فوٹو وائرل کر دیے جائیں گے۔

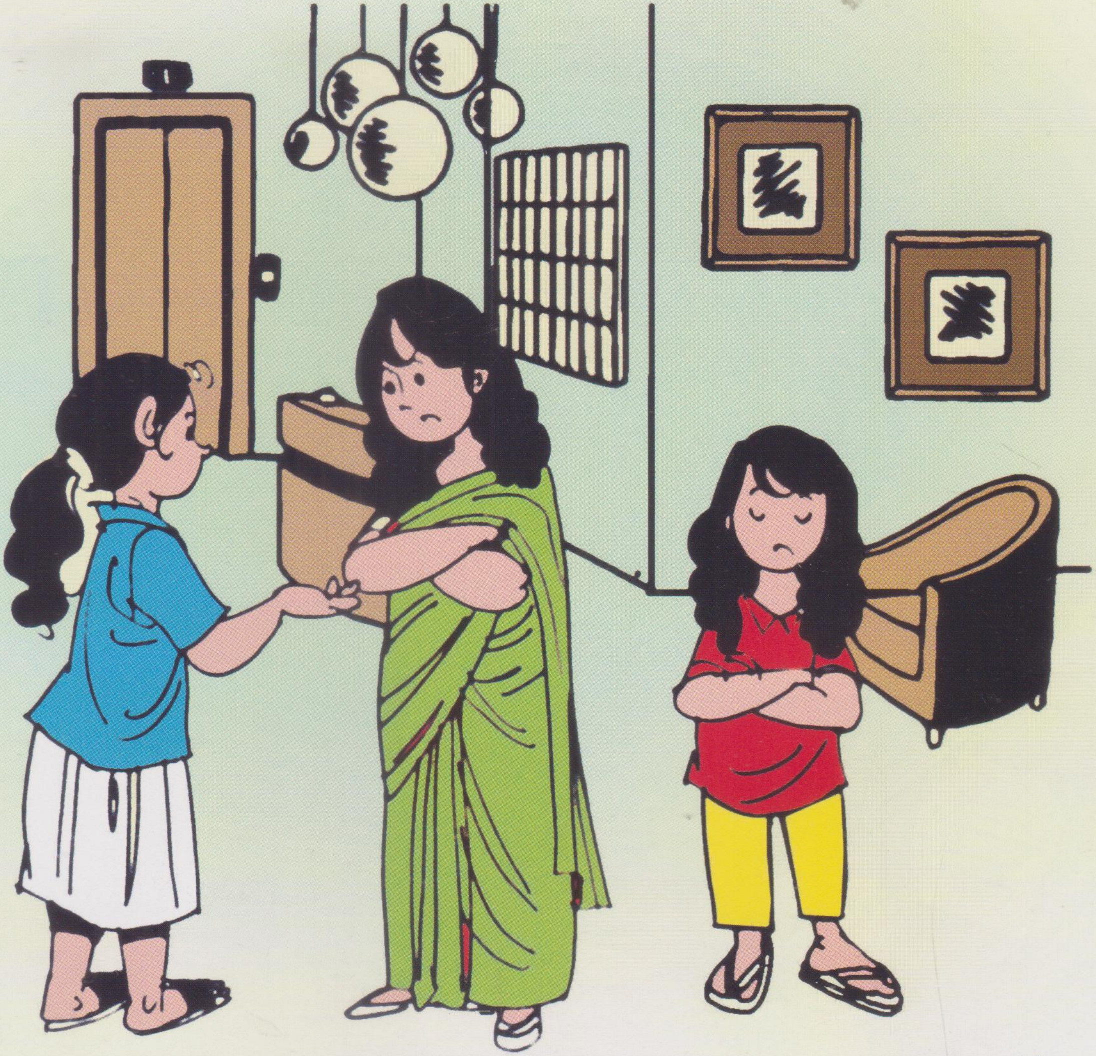


اس بار اتنے روپیوں کی ڈیمانڈ تھی جسے رینا کسی بھی صورت میں کہیں سے لا کے نہیں دے سکتی تھی۔ رینا کا اداس ہونا اور چہرے کی مایوسی کے ساتھ ساتھ ذہنی الجھن و بے چین دل کی پریشانی صاف طور سے جھلک رہی تھی۔ ایک دوسرے کی چونکہ آپس میں لڑائی ہو چکی تھی، اس لیے غیرت مند پریتی رینا کے معاملات میں زیادہ اپنائیت نہیں دکھاتی تھی، اس کے باوجود رینا کی خاموشی نے پریتی کو پوچھنے پر تیار کیا، سہیلی کے چہرے پر اجنبی پن کا ہونا پریتی کے لیے حیران کر دینے والا نہیں تھا۔



اس نے رینا سے سیدھے تونہیں پوچھا، ہاں مگر موبائل اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے بہانہ بنا کر چیک کیا اور یہ میسج دیکھ لیا تھا۔ پریتی مزاجاً اور طبیعت کے لحاظ سے سیدھی سادی لڑکی تھی، اس کے گھر کا ماحول بھی کچھ زیادہ دکھاوے کا نہیں تھا۔ چھوٹے بھائی بہن سرکاری اسکول میں پڑھنے جاتے تھے، ماں گھر کے کام کاج کرتی، پاپا کسی کمپنی میں پرائیویٹ ملازم تھے۔ گھر میں ایک موبائل تھا اس موبائل سے بھی سب اپنی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ یہی فضول خرچی سے دوری کی وجہ رینا اور پریتی کے تعلقات میں احساس برتری اور کمتری کا

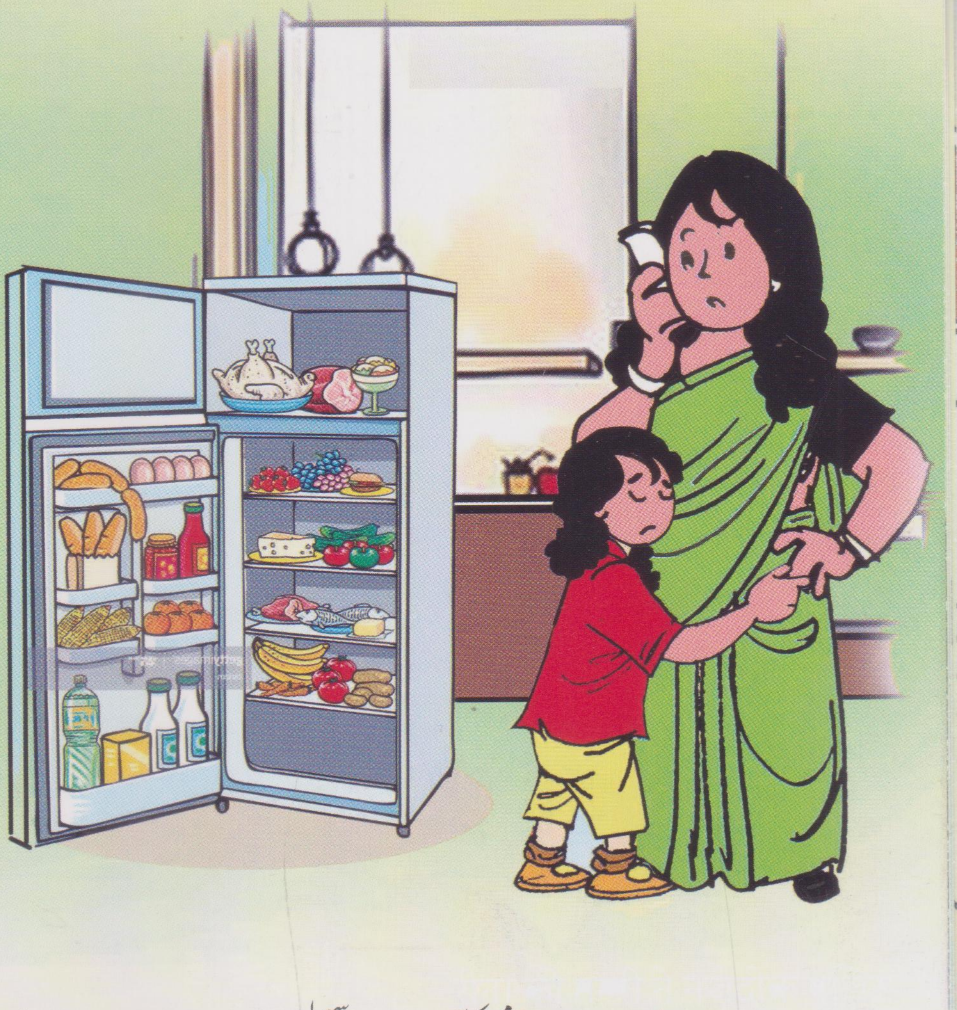




سبب بنی تھی۔ امیروں سی جیب خرچی نہ کر پانے کی وجہ سے رینا پریتی کو اپنے سے کمتر سمجھتی تھی، جبکہ حقیقت میں دونوں ایک اسکول کی ایک ہی کلاس میں پڑھنے کی وجہ سے بہت قریب ہو چکی تھیں۔ رینا کے مزاج میں امیری کے شوق اور بلا روک ٹوک کی زندگی کا ہر چلن پایا جاتا تھا۔ پریتی کے علاوہ رینا کے سوشل میڈیا کے کئی گروپس میں اور بھی کئی سارے دوست تھے، جن سے دیر رات تک اپنے کمرے میں باتیں کرتی تھی، چیٹنگ وغیرہ کرتی۔

رینا کے ساتھ ہیکرس کے ذریعے کیے جانے والی دھوکہ دھڑی (فراڈ) کے بارے میں کچھ دن پہلے اسکول وقفہ طعام (لنچ بریک کے دوران) پریتی جان چکی تھی، اس نے بغیر دیر کیے رینا کی ممی سے یہ ساری بات بتادی۔ پریتی نے کوئی بات چھپائے بغیر اس کے ساتھ گزرے پہلے معاملہ کی جانکاری بھی دی، اور اس تازہ معاملے کے بارے میں بتایا، جو ایک واردات کی صورت میں رونما ہوسکتا تھا۔ رینا کی لجائی آنکھیں پریتی نے پڑھیں اور حوصلہ دیتے ہوئے بولی ممی سے کوئی بات نہیں چھپانی چاہیے، تم تو خوش قسمت ہو تمھاری ممی تم سے بے انتہا پیار کرتی ہیں، تمھاری ضرورتوں کی ہی نہیں بلکہ خواہشوں کا بھی خیال رکھتی ہیں۔

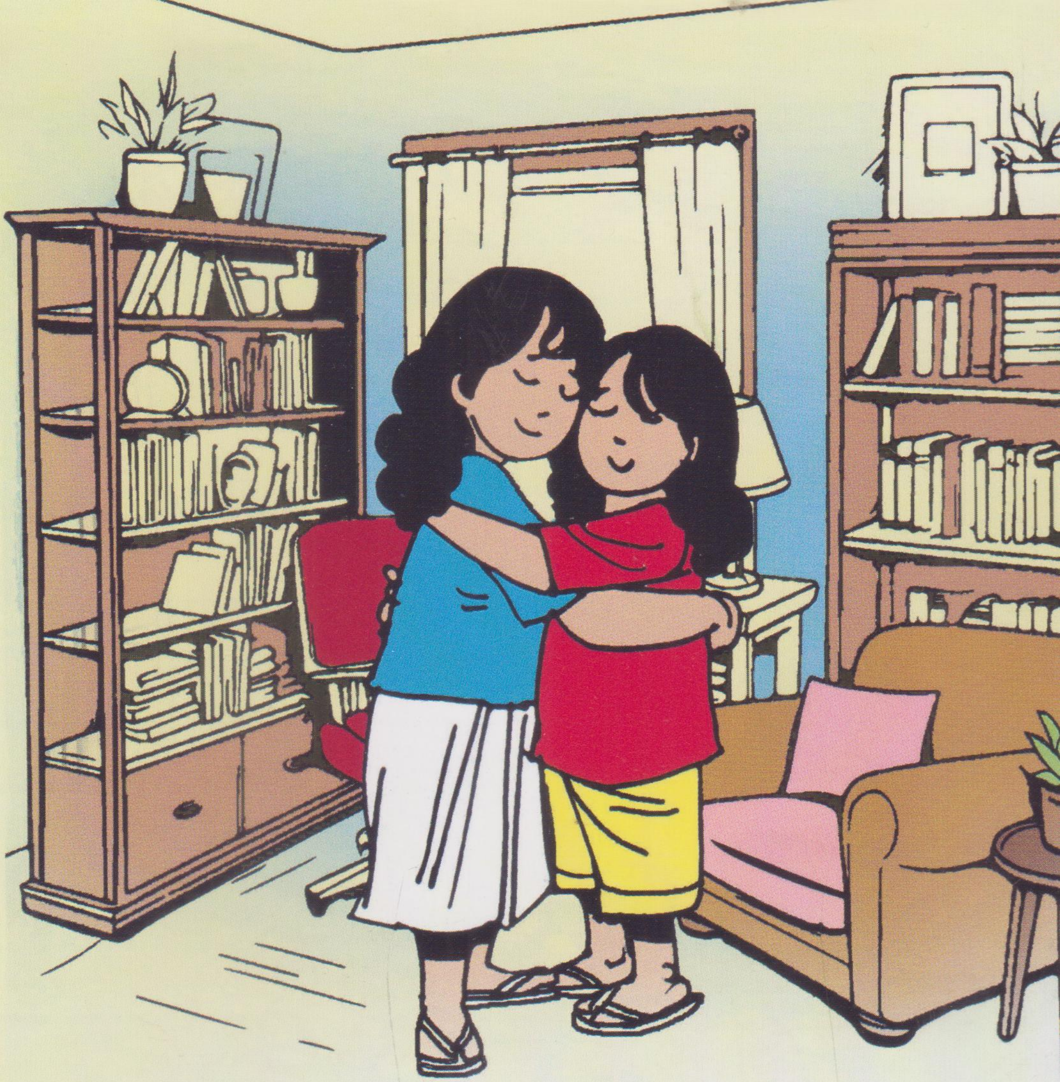




یار میری بات مان اپنی ممی کو آج سے اپنی سہیلی مانتے ہوئے ان سے اپنی ہر ایک بات شیئر کیا کر۔ رینا نے ہیکرس کے پیسہ کے مطالبے اور بلیک میلنگ کی کوشش کے متعلق اپنی ممی سے صاف صاف بتایا، رینا کی ممی نے نزدیک پولیس اسٹیشن کے سائبر کرائم برانچ سیکشن میں موبائل کے ذریعے اس کی شکایت درج کرائی، کچھ ہی وقت میں فراڈ کرنے والا پولیس کی گرفت میں آ گیا، قانون کے ذریعے

اس پر سخت کارروائی کا اشارہ ملا۔ رینا کو جیسے ہی خبر ملی کہ ہیکرس پکڑ میں آگئے ہیں تو وہ پریتی کے سامنے بہت شرمندہ ہوئی، اس نے دل میں عہد کیا کہ وہ آئندہ کسی کو بھی خود سے کمتر نہیں سمجھے گی۔ مہنگا موبائل ساتھ رکھنے کی وجہ سے اسے اب اپنے احساس برتری پر شرم آرہی تھی، پریتی سے معافی مانگی اور آئندہ کے لیے وعدہ کیا کہ کبھی فضول کے کاموں یا فضولیات کے طور پر موبائل کا استعمال نہیں کرے گی، کیونکہ موبائل کھلونا نہیں ہے۔





پریتی سے پرومس کرتے ہوئے رینا نے کہا کہ وہ اب کسی بھی اجنبی اور غیر ضروری میسج یا کال کا جواب نہیں دے گی، جب تک اس کے متعلق اپنی ممی یا پاپا سے نہیں بتا دے گی، اور یہ بھی ارادہ کیا کہ موبائل پر آئے کسی بھی آفر کے فریب میں نہیں آئے گی، اور نا ہی اپنے متعلق ضروری جانکاری کسی غیر کو شیئر کرے گی، بلکہ کتب دوستی کی طرف اپنا ذہن لگائے گی، کیونکہ کتابیں ہی انسان کی بہترین دوست ہوتی ہیں۔

''موبائل کھلونا نہیں'' ایک دلچسپ کہانی ہے، اس کہانی کے ذریعے بچوں کو مساوات کا سبق ملتا ہے اور یہ بھی کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ موبائل کا استعمال صرف ضروری کام کے لیے کرنا چاہیے۔ والدین کو اپنا دوست سمجھ کر ان سے اپنی باتیں شیئر کرنی چاہیے۔ موبائل تک پہنچنے والی ریڈی ایشن آنکھوں کے علاوہ دیگر اعضا کو بھی متاثر کر سکتے ہیں، اس لیے موبائل کا استعمال ضرورت کے تحت ہی کیا جانا چاہیے۔


حبیب سیفی

حبیب سیفی فکشن نگار، شاعر اور ادیب ہیں، بچوں کے لیے کہانیاں لکھتے ہیں، ان کے مضامین، کہانیاں اور نظمیں متعدد رسائل میں شائع ہوئی ہیں۔ تقریباً دس کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ حبیب سیفی کو ان کی علمی اور ادبی خدمات کے اعتراف میں مختلف اداروں سے انعامات مل چکے ہیں۔

ISBN 978-93-49533-59-2
9 789349 533592
NCPUL | DELHI | INDIA

قیمت -/30 روپے

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025